

## 35869- صبر کرنے کی فضیلت

### سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے صبر پر ترغیب دینے والی اور صبر کرنے کی فضیلت بیان کرنے والی چند آیات اور احادیث بیان کر دیں؟

### پسندیدہ جواب

"اللہ عز و جل نے صبر کو ایسی سواری بنایا ہے جو کبھی لاکھڑاتی نہیں ہے، صبرا یسی فوج ہے جو کبھی شکست خورہ نہیں ہوتی، یہ ایسا محفوظ قلعہ ہے جس میں کبھی نسبت زندگی نہیں ہو سکتی، یہی وجہ ہے کہ صبر اور نصر دونوں سے بھائی ہیں؛ کیونکہ نصر ہمیشہ صبر سے ملتی ہے، اور آسودگی تنگی کے بعد آتی ہے، اور مشکل کا وجود آسانی کے ساتھ ہوتا ہے۔ آدمی کو صبر کی بدولت بغیر کسی سنان و انسان کے کامیابی ملتی ہے، صبر کا مقام کامیابی میں ایسے ہی ہے جیسے انسانی جسم میں سر کا مقام ہے۔"

بلکہ صبر کرنے والوں کے لیے عمد پورا کرنے والی سچی ذات نے اپنی محکم کتاب قرآن کریم اور فرقان حمید میں ضمانت دی ہے کہ اللہ عز و جل صبر کرنے والوں کو بے حساب اجرادا کرے گا۔

اللہ عز و جل نے یہ بھی بتلایا ہے کہ اللہ عز و جل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے کہ ان کی رہنمائی فرماتا ہے، انہیں مقابل شکست کامیابی سے نوازتا ہے، اور واضح فتح نصیب کرتا ہے،  
چنانچہ اللہ عز و جل نے فرمایا:

﴿وَاضْرِبُوا لِلَّهِ مَثَلًا لِّلَّهِ مَثَلُّ لَا يَمْلِأُونَ مِثْلَهُمْ﴾ (46).

ترجمہ: اور صبر کرو، یقیناً اللہ عز و جل صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ [الأنفال: 46]

اللہ عز و جل نے دینی امامت کو صبر اور یقین کے نتیجے کے طور پر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَجَلَّ مِثْمَثُهُمْ يَنْذَدُونَ بِأَمْرِنَا لَا صَبَرُوا وَكَانُوا يَأْتِيُنَا يُوْقُونُ﴾ (24).

ترجمہ: اور ہم نے ان میں سے تب پیشوں بنائے جو ہمارے حکم کے مطابق رہنمائی کرتے تھے جب انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری نشانیوں پر یقین رکھتے تھے۔ [السجدة: 24]

اللہ عز و جل نے یہ بھی بتلایا کہ صبر کرنے والوں کے لیے صبر بہتر ہے اور پھر اس پر قسم بھی اٹھائی اور فرمایا:

﴿وَلَئِنْ صَبَرُوكُمْ تَوْحِيدُنَا لِلَّهِ مَثَلًا﴾ (126).

ترجمہ: اور اگر تم صبر کرو تو (اللہ کی) قسم وہ صبر کرنے والوں کے لیے بہتر ہے۔ [الخیل: 126]

اللہ عز و جل نے یہ بھی بتلایا ہے کہ صبر اور تقوی سے یہ افراد کو دشمن کی مکاری اور عیاری کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتی چاہے دشمن طاقوڑی کیوں نہ ہو، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ تَصْرِفُ الْأَيْمَنَ كُمْ سَيِّدُنَا إِنَّ اللَّهَ بِهَا يَعْلَمُونَ غَيْرِهِ﴾ (120).

ترجمہ: اور اگر تم صبر کرو اور تقوی الی اپناو تو تمیں ان کی مکاری کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتی؛ یقیناً اللہ عز و جل ان کی کارستانيوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ [آل عمران: 120]

اللہ عز و جل نے اپنے بنی سیدنا یوسف علیہ السلام کے بارے میں بتایا کہ ان کے صبر اور تقویٰ دونوں نے مل کر ہی انہی معززاً و عالی منصب پر جگہ دلوائی، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا مَنْ يَتَّقِيَ وَيَصْبِرُ فَإِنَّ اللَّهَ لَأَنْعَصْنَاهُ أَخْرَى الْجَنَاحِينَ (90).﴾

ترجمہ: یقیناً جو شخص بھی تقویٰ اپنائے اور صبر کرے تو اللہ عز و جل حسن کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔ [یوسف: 90]

اللہ عز و جل نے کامیابی کو صبر اور تقویٰ کے ساتھ منسلک کیا ہے، چنانچہ اہل ایمان نے اللہ عز و جل کی اس بات کو سمجھا اور کامیابی پائی، اللہ عز و جل کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ أَضْرِبُوا أَصْبَارَهُمْ فَإِذَا أَطْلَوُا أَنْشِوَالَّهُ لَعِنَتُهُمْ لَتَخْوِنُونَ (200).﴾

ترجمہ: اسے ایمان والوں صبر کرو، ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو، اور ہر دم جہاد کے لیے تیار ہو، اور تقویٰ الہی اپناو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ [آل عمران: 200]

اللہ عز و جل نے صبر کرنے والوں کے بارے میں بتایا کہ اللہ عز و جل ان سے محبت فرماتا ہے، اللہ عز و جل کے اس فرمان سے صبر کرنے کی سب سے بڑی ترغیب ملتی ہے کہ محبت الہی پانے کے لیے صبر کا دامن تحام لیں، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنَّ اللَّهَ لَحَبِّبَ الصَّابِرِينَ (146).﴾

ترجمہ: اور اللہ عز و جل صبر کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ [آل عمران: 146]

اللہ عز و جل نے صبر کرنے والوں کو تین خوش خبریں سنائی ہیں، اور یہ تینوں میں سے ہر ایک خوش خبری اس معیار کی ہے کہ دیدار لوگ اس پر رشک اور حمد کرتے ہیں، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَبَّشَ الرَّفَّارِينَ (155) إِنَّمَا إِذَا أَصْبَحُمْ مُصِيبَةً قَالُوا إِنَّا لَلَّهُ فَإِنَّا إِنَّا نَرْجُونَ (156) أُولَئِكَ طَلَيْنِمْ صَلَوَاتٍ مِنْ زَعْمَمْ وَرَحْمَةٍ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُسْتَدِونَ (157).﴾

ترجمہ: اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنادیں۔ یہ لوگ میں جنہیں جب کوئی مصیبہ پہنچتی ہے تو یہ کہتے ہیں: یقیناً ہم سب اللہ کے لیے ہیں اور یقیناً ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ لوگ میں جن پر ان کے رب کی طرف سے نوازشیں ہیں اور رحمت ہے، اور یہی لوگ میں جو راہِ راست پر ہیں۔ [البقرۃ: 155-157]

اللہ عز و جل نے اپنے بندوں کو صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرنے کی تاکیدی نصیحت کی ہے کہ جب تمہیں دینی یا دنیاوی تکالیف درپیش ہوں تو انہی کے ذریعے مدد طلب کرو، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْتَعِنُوا بِالصَّبَرِ وَالصَّلَاةِ وَلَا تَكُبِّرُوا أَعْلَمُ الْغَاشِيَّةِ (45).﴾

ترجمہ: اور تم صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو، اور یقیناً یہ خشوع کرنے والوں کے لیے گراں نہیں ہے۔ [البقرۃ: 45]

اللہ عز و جل نے جنت کے حصول اور جہنم سے نجات کو صرف صبر کرنے والوں کے لیے ہی شخص فرمایا ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا جَزَّ شَجَّمُ الْيَوْمِ إِنَّمَا صَبَرَ وَأَنْعَمْ هُمُ الْفَاثِرُونَ (111).﴾

ترجمہ: یقیناً میں انہیں آج ان کے صبر کرنے کی وجہ سے بدلتے دے دیا ہے کہ وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ [المومنون: 111]

اللہ عز و جل نے قرآن کریم میں واضح فرمایا ہے کہ اللہ عز و جل سے ثواب کی امید اور دنیا اور دنیاوی چکا چوند زینت پر عدم انتہات صرف صبر کرنے والے اہل ایمان کو ہی حاصل ہوتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ اللَّهُمَّ أَوْتُوا لِعِنْمَ وَلِعِنْمَ ثَوَابَ اللَّهِ الْخَيْرِ لِمَنْ دَعَمَ وَعَلِمَ صَاحِحًا وَلَا يَلْفَهُ إِلَّا الصَّابِرُونَ (80).﴾

ترجمہ: جنہیں علم دیا گیا انہوں نے کہا: تمہاری ہلاکت ہو! ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں کے لیے اللہ کا ثواب ہی بہترین ہے۔ لیکن یہ صبر کرنے والے ہی پاتے ہیں۔

[القصص: 80]

اللہ عز و جل نے یہ بھی بتایا کہ برائی کو بھلے تین طریقے سے اس طرح ختم بھی گہر ادوسٹ بن جائے، یہ خوبی بھی صرف صبر کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَنْقُتِي النَّحْشَةَ وَلَا السَّيْرَةَ اذْفَنْ بِالْتَّقْيَى أَخْسِنَ فَإِذَا اللَّهِ يِنْكَ وَمِنْهُ عَدَوْهُ كَانَهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾ (34).

ترجمہ: اچھائی اور برائی دنوں یکساں نہیں ہو سکتیں، برائی کو بہترین طریقے سے ہٹا کر جس کی آپ سے دشمنی ہے وہ بھی ایسے ہو جائے جیسے گہر ادوسٹ ہے۔ [فصلت: 34] لیکن یہ خوبی صرف انہی لوگوں کو ملتی ہے جو: ﴿إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يَلْفَهُ إِلَّا ذُلْلٌ حَمِيمٌ﴾ (35). ترجمہ: یہ کام صبر کرنے والے لوگ کرتے ہیں اور یہ بڑے نصیب والے ہی حاصل کرپا تے ہیں۔ [فصلت: 35]

اللہ عز و جل نے قسم اٹھا کر فرمایا: ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُرُبٍ﴾ (2) ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلِمُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْجُنُبِ وَتَوَاصَوْا بِالْأَصْنَافِ﴾ (3).

ترجمہ: یقیناً انسان خسارے میں ہے، سو اسے ان لوگوں کے جو ایمان لائے، عمل صالح کرتے رہے، اور باہمی حق کی تلقین کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔ [الصر: 3-2]

اللہ عز و جل نے اپنی مخلوق کی دو قسمیں ذکر فرمائیں: دوسریں ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے۔ تو اللہ عز و جل نے دوسریں ہاتھ والوں کو خصوصیت عطا کی کہ یہ باہمی صبر، اور ترس کھانے والے ہوتے ہیں۔

اللہ عز و جل نے اپنی آیات سے استفادہ صرف صبر اور شکر کرنے والوں کا خاصہ قرار دیا ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ ان کے اس عمل میں بڑے حصے کو ممتاز قرار دیا جائے، چنانچہ قرآن کریم میں مختلف چار مقامات پر فرمایا: ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لِآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَارٍ شَكُورٍ﴾۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں صبر اور شکر کرنے والوں کے لیے۔ [ابراهیم: 5]، [القمان: 31]، [سما: 19]، [الشوری: 33]

پھر اللہ عز و جل نے مفترت اور اجر کا حصول عمل صالح اور صبر کرنے پر موقوف فرمایا، اور یہ عمل صرف اسی کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ عز و جل آسان فرمادے۔ چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلِمُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ لَهُمْ مَفْتُورَةٌ وَأَنْجُوكَبِرَ﴾ (11).

ترجمہ: ما سو اسے ان لوگوں کے جو صبر کرتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں، یہی لوگ میں ان کے لیے مفترت اور بہت بڑا اجر ہے۔ [ہود: 11]

اللہ عز و جل نے یہ بھی بتایا کہ صبر کرنا اور دوسروں سے درگزر کرنا ایسے اعمال ہیں کہ انہیں بجالانے والا شخص بھی بھی گھائٹے میں نہیں ہو سکتا، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَئِنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنْ ذَلِكَ لَمَنْ عَزَمَ الْأَمْوَر﴾ (43).

ترجمہ: اور یقیناً جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو یقیناً یہ نہایت ہی پختہ امور میں سے ہے۔ [الشوری: 43]

اللہ عز و جل نے اپنے رسول کو بھی اپنے احکامات پر صبر یعنی ڈٹے رہنے کا حکم دیا، اور بتایا کہ آپ میں ڈٹے رہنے اور صبر کرنے کی صلاحیت صرف اللہ عز و جل کی بدولت ہے، اور اس طرح سے ہمہ قسم کے مصائب جھینا آسان بھی ہو جائے گا، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ رَبِيعَتَقَ فَأَنْكَتَ بِأَعْنَابِ﴾.

ترجمہ: اور آپ اپنے رب کے حکم پر ڈٹ جائیں، یقیناً آپ ہماری نظروں میں ہیں۔ [الطور: 48]

اسی طرح فرمایا:

بِوَاضِعِهِ فَتَصْبِرْكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْمِلْنَ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ عَلَيْهِمْ كُنْتُمْ (127) إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْأَذْيَرِ اتَّقُوا أَذْيَرِ يُمْ خَسْرُونَ (128).

ترجمہ: اور صبر کر، یقیناً آپ اللہ کا صبر اللہ عز و جل کی ذات کے ساتھ ہی ہے۔ اور آپ ان پر غم زدہ نہ ہوں، اور نہ ہی ان کی چالبازیوں کی وجہ سے کوئی مٹگی محسوس کریں۔ یقیناً اللہ عز و جل ان لوگوں کے ہمراہ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو لوگ حسن کا رکرداری کے حامل ہیں۔ [الغیل: 127-128]

حقیقت یہ ہے کہ صبر مومن کے ایمان کا مضبوط ترین تناہی کہ اس تنہ کے بغیر مومن کے ایمان کا وجود ہی نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص صبر نہیں کرتا تو اس کا کوئی ایمان بھی نہیں ہے، اور اگر صبر کے بغیر ایمان ہوگا بھی سیی تو نہایت ہی کمزور کیفیت ہیں ہوگا، ایسے ایمان والا شخص اللہ عز و جل کی بندگی بالکل کنارے پر رہتے ہوئے کرتا ہے، چنانچہ اگر اسے کوئی نیز حاصل ہو تو مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کوئی آزمائش آجائے تو فوری سے پہلے ہی روگوانی کر لیتا ہے؛ یہ شخص دنیا میں بھی ناکام اور آنحضرت میں بھی نامراہ ہوگا۔ اس شخص کے ہاتھ میں دنیا ہو یا آخرت ہر دو جہاں میں صرف خسارہ ہی آتے گا۔

اگر سعادت مند لوگوں کو بہترین اور آسودہ زندگی میسر آتی ہے تو صرف صبر کی بدولت، اور اگر بند و بالا مزدیں عبور کرتے ہوئے اعلیٰ درجات تک پہنچ جاتے ہیں تو صرف شکر کی بدولت، اس طرح کامیاب و کامران ہونے والے یہ لوگ صبر و شکر کے پروں کے ساتھ نعمتوں والی جنتوں کے مالک بن جاتے ہیں، یقیناً اللہ عز و جل کا خصوصی فضل ہے اللہ عز و جل جسے چاہے عنایت فرماتا ہے، اور یقیناً اللہ عز و جل بہت وسیع فضل والا ہے۔ "ختم شد عدۃ الصابرین، ازابن قیم رحمہ اللہ صفحہ: 3-5۔

اور صبر کے متلئن احادیث بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چدد درج ذیل ہیں:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص صبر کرنے کی عادت بنائے اللہ عز و جل اسے صبر عطا کر دیتا ہے، اور کسی کو صبر سے بڑی نوازش سے نہیں نوازا گیا۔) اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ: (1469) اور مسلم رحمہ اللہ: (1053) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح امام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سننا: (جس کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ اللہ کے حکم کے مطابق کے: «إِنَّ اللَّهَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، اللَّهُمَّ ابْرُجْنِي فِي مُصِيَّتٍ وَأَغْلِظْ لِي نَخْرَامَهْنَا» یعنی: یقیناً ہم اللہ کے لیے ہیں اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یا اللہ بمحبہ میری مصیبت میں اجر عطا فرم اور مجھے اس سے بہتر تبادل عطا فرم۔ تو اللہ عز و جل اسے اس سے بہتر عطا فرماتا ہے۔) اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح مسلم: (918) میں روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق سیدنا صیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مومن کا معاملہ بہت ہی تعجب نہیز ہے کہ اس کا ہر معاملہ خیر ہی خیر ہوتا ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی کے لیے نہیں ہے۔ اگر مومن کو خوشی ملے تو اللہ کا شکر کرتا ہے، تو خوشی اس کے لیے خیر کا باعث بن جاتی ہے، اور اگر مومن کو تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے اس طرح تکلیف اس کے لیے خیر کا باعث بن جاتی ہے۔) اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم: (2999) میں روایت کیا ہے۔

صبر کی فضیلت، اور صبر کرنے پر ترغیب دلانے والی احادیث کے بارے میں مزید جاننے اور پڑھنے کرنے کے لیے آپ علامہ منذری رحمہ اللہ کی کتاب: "الترغیب والترہیب" (302-4/274) کا مطالعہ کریں۔

مسلمانوں کے خلیفہ سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کہتے تھے کہ:

"اگر اللہ عز و جل کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے اور پھر وہ نعمت اپنے بندے سے واپس لے کر بندے کو صبر کی نعمت سے نوازدے تو اسی نوازی گئی صبر کی نعمت اس سے واپس لی گئی نعمت سے بہتر ہوگی۔"

والله اعلم